ER8 5AFEB06

JAVED WATTOO------5AFEB06

جاری-------

جناب محمد عبداللہ لک : یہ نہیں ہے کہ لائسنس ایشو ہوئے ہیں اس کی وجہ سے weapons بڑھ رہے ہیں ۔ دوسری بات یہ ہے کہ میرے خیال میں لائسنسز ساری صحیح باتیں ہیں ساری فساد یہ وہ سارا لیکن لائسنس کی وجہ سے فائدے بھی بہت ہیں ۔ میں ایک مثال کو آپ کو دیتا ہوں کہ let's say اگر ایک بندہ بندوق کا لائسنس ایشو کرتا ہے راکٹ لانچر کا۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، پلیز آرڈر آرڈر۔

جناب محمد عبداللہ لک ، تو وہ جو بندہ ہے اس کو ڈر ہو گا وہ رجسٹرڈ ہو جائے گا حکومت کو پتا چل جائے گا کہ اس بندے کے پاس بندوق ہے ۔ تو وہ اگلی دفعہ استعمال کرنے سے گریز کرے گا یا he is feared کہ اگر میں نے کیا تو حکومت کو پتہ ہے کہ میں نے بندوق میں اپنا رجسٹریشن کروا دی ہے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، بہت بہت شکریہ۔

جناب محمد عبداللہ لک ، دو منٹ جناب سپیکر ! دو منٹ۔

جناب ڈپٹی سپیکر : نہیں نہیں دو منٹ نہیں ہو سکتے ۔ چلیں اس بات کو conclude کر لیں ۔

جناب محمد عبداللہ لک : میں long term solution بتا دوں ۔ اگر long term solution پر بات ہوئی تو میرے خیال میں لائسنسز جو ہیں یہ بہت ایک long term solution نہیں ہے ۔ اگر long term solution چاہیے تو میرے خیال ہےہمیں پولیس میں reforms لائیں پولیس کا سسٹم بہتر

کریں ۔ اور جو باقی جو violence کی بات ہے ۔ ٹھیک ہے اسلحہ کے لیکن اس چیز کو نبض سے پکڑیں آپ ۔ یہ نہیں ہے کہ لائسنس کی وجہ سے کوئی مسئلہ حل نہیں ہو گا ۔ آپ ethnic violance اس میں اگر politically ہے تو اسے politically حل کریں اگر sectarian violence ہے تو اس کو politically حل کریں ۔ تو weapons سے یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا ۔

جناب ڈپٹی سپیکر، بہت بہت شکریہ ۔ اویس بن لائق صاحب ۔

جناب اویس بن لائق: سب سے پہلے تو میں حکومتی جماعت کے حسن جاوید صاحب کو داد دوں گا انہوں نے بڑی پیاری بات کی کہ زور جبر سے کام نہیں لینا ہو گا negotiation کرنی پڑے گی۔ ہم تو اپنی پچھلی ریزولیوشن میں کہا تھا کہ negotiation کرنی پڑے گی۔ خیر بلال جامعی صاحب نے جو پوائنٹ بولا ہے کہ پچھلے بیس مہینے میں تیس ہزار weapons لائے گئے ۔ میں اس پر addition کروں گا کہ پچھلے اکیس مہینے میں 38, 800 weapons کو لایا گیا کراچی میں ایک عجیب ہی culture of violence دیکھا جا رہا ہے ۔ اور یہ war on terror سے پہلے 80 کی دہائی 90 کی دہائی ان سب میں یہ دیکھا گیا ۔ جب تک tools of violence کو ہم نہیں روکیں گے تو معاملہ حل نہیں ہو گا ۔ اور اگر ہم بارہ مئی کی مثال لیں تو میں سمجھتا ہوں کہ کراچی والوں کے لیے وہ ایک ایسا دن ہے کہ اس کے بعد تو یہ ریزولیوشن بالکل پاس ہو جانی چاہیے ۔ جن لوگوں کے ہاتھوں میں بلے ہونے چاہیے تھے ان لوگوں کے ہاتھوں میں بندوقیں تھیں ۔ اگر بلے ہوتے تو شاید ہم اسٹریلیا سے اس طرح نہ ہارتے ۔ خیر میرا پوائنٹ تو یہ ہے کہ ان کو فوراً فوراً یہ ریزولیوشن پاس کرنی چاہیے تاکہ اس کو ban کر دیا جائے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جناب منظور شاہ صاحب ۔

جناب منظور احمد شاہ: یہ دل خون کے آنسو روتا ہے جب اپنے ہی بے رخی سے دیکھتے ہیں ۔ جناب سپیکر! تین نام آئے ہوئے ہیں صبح سے تینوں میں ایک میں بھی چانس نہیں ملا ۔ ابھی آپ کی بڑی مہربانی سب سے پہلے اور دوسری بات اب ریزولیوشن پر آنا چاہوں کہ جو بلال جامعی صاحب نے اس ریزولیوشن کو پیش کیا کہ یہ لائسنسز بند ہونا چاہیے۔ میں صرف اتنا کہنا چاہوں جناب سپیکر کہ میں مکمل حمایت میں ہوں کہ لائسنسز اجراء ہونے چاہیے ۔ جناب سپیکر! ہر چیز کو ہم negative نہیں لے سکتے ۔ یہ چیز اگر لائسنسز اجراء ہوئے ہیں ایک سال میں تین ہزار وہ کس لیے کہ ایک strategy کے تحت ہوئے ہیں وہ strategy یہ ہے کہ جناب پاکستان میں دہشت گردوں کے پاس اسلحہ بہت ہے ۔ جس طرح آغا شکیل صاحب نے بھی اس کی نشاندہی کی ۔ لیاری میں جائیں آپ لائنز ایریا میں جائیں ہر ورکر کے پاس ، اس کو لائسنس کی ضرورت نہیں ہے ۔ کیونکہ اگر وہ پکڑا جائے تو ایک فون کال پر اسے چھڑا لیا جاتا ہے ۔ یہ ان شریف النفس لوگوں کے لیے اسلحہ لائسنس ہے جو ایک بندوق رکھتے ہیں اور اس سے اپنا دفاع کرنا چاہتے ہیں ۔ جناب سپیکر! اس لیے یہ بات کرنا چاہوں گا کہ یہ لائسنسز کا یہ لائسنسز کا جو اجراء ہے اسے بالکل بند نہ کیا جائے یہ ان لوگوں کے لیے ۔ اور یہ اسلحہ لائسنس پر ایک گن ایشو ہوتی ہے کوئی ہزاروں نہیں ہوتی وہ بھی چھ سات گولیاں یا ستائیس بور جو بھی ہے کلاشنکوف پر نہیں ہوتی ۔ یہ نشاندہی کرے کہ یہ 30 ہزار اسلحہ میں سب سے زیادہ کس کے ہیں ۔ صرف پچیس ہزار ٹی ٹی کے ہیں ۔ اور ٹی ٹی میں جو آتے ہیں صرف صرف ستائیس بور بیس بور اور پندرہ بور کے ٹی ٹیز آتے ہیں ۔ یہ صرف اور صرف دفاع کے لیے ہوتے ہیں جو عام شریف النفس لوگوں کے لیے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت بہت شکریہ ۔ آنریبل پرائم منسٹر ۔

جناب رانا عمار فاروق (وزیر اعظم): میں صرف پوائنٹ آف انفارمیشن دینا چاہ رہا ہوں آپ بول لیجیے گا۔ چار نکات ہیں بس آپ کے سامنے پیش کرنا چاہ رہا ہوں۔ ایک یہ ہے کہ کوئی Pakistan میں right to bear arms کا constitutional right نہیں ہے جس طرح امریکہ میں ہے بلکہ display کیا جائے پبلک میں تو jail sentence ہے اس کی۔ ہم سب اصولی طور پر متفق ہیں کہ اسلحہ کا تعلق کسی معزز معاشرے سے نہیں ہوتا۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ یہ لائسنسنگ اتنی زیادہ کیوں اور ایسے ہوتی ہے۔ میری نظر میں ایک بہت اہم جو مسئلہ ہے جو معزز اراکین اس کے بارے میں سوچیں وہ ایم این اے، ایم پی اے اور منسٹر کوٹہ ہے۔ اس میں کیا ہوتا کہ ایم پی اے کو کوٹہ حاصل ہوتا ہے کہ کوئی چالیس پچاس لائسنسز وہ ایشو کر سکتا ہے۔ ایک کتاب دی جاتی ہے چالیس پچاس جس کو مرضی چاہے نام دیتے ہیں اور اس کو بنا دیے جاتے ہیں۔ ایم این کو ملتے تقریباً کوئی سو، ڈیڑھ سو، اور کیبنیٹ منسٹر جو ہوتے ہیں ان کے unlimited ہوتے ہیں۔ اب وہ چاہے اب ایک اللہ معاف کرے ایسی ایسی پارٹیاں وہ باہر بیٹھی ہیں ان کا ایک بندہ الیکٹ ہو جاتا ہے۔ اگلے دن چار شہروں میں اسلحے کی بھرمار ہو جاتی ہے۔ یہ جو سسٹم ہے اس کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ اچھا اس کے بعد جہاں تک تعلق ہے پروڈکشن کا کہ کہا جاتا ہے کہ درا آدم خیل میں اتنا اسلحہ بن رہا ہے اس کو نہیں ختم کریں گے تو اسلحہ کہاں سے آئے گا۔ افغانستان میں کمی ہے اسلحے کی گھر سے نہیں بنا ہوا وہ پورس باڈر میں آپ کسٹم جہاں آپ چینی اور گندم کو نہیں روک سکتے تو آپ اسلحے کی ترسیل کیسے روکیں گے۔ ایک تھوڑے بہت کچھ لوگ دو چار پیسے کما رہے ہیں ان کو کمانے دیجیے۔ regulation ban کرنے سے نہیں ہوتی regulation ہوتی ہے جب کسی

چیز کو لیگل فریم ورک کے اندر لایا جائے ۔ لائسنسنگ کو آپ ban نہ کریں لائسنسنگ کو کنٹرول کرنے کا طریقہ استعمال کریں ۔ پھر بات آتی ہے Bazooqay کی RPG کا لائسنس rocket propelled granade I doubt کہ پرائیویٹ بندہ کوئی نسوار تو نہیں کہ آپ جا کر دوکان سے خرید لیتے ہیں اور اس کا لائسنس بن جاتا ہے ۔ heavy ammunition کے RPG لائسنسز نہیں ہوتے ۔ کوئی بندہ کہے ٹینک لے آوں اس کا ڈرائیونگ لائسنس چاہیے مجھے یہ صرف آرمی کو اس کا لائسنس ملتا ہے ۔ تو آپ اس طرح entirely نہیں کنٹرول کر سکتے ۔ وہ دوسرا element آ جاتا ہے کہ جب فارن ایجنسیاں اور انڈیا اور کون کون وہ اس طرح کے weapons پاکستان میں لے آتا ہے ۔ وہ سمگلنگ وہ کسٹم کا ایشو دوسرا ہے ۔ بات یہ ہے کوئی legally جب weapon bear کر رہا ہے تب اس کا لائسنس بناتا ہے ۔ پہلے گاڑی خریدتا ہے پھر ڈرائیونگ لائسنس آتا ہے ۔ پہلے بندوق آتا ہے پھر گن لائسنس آتا ہے ۔ آپ ریکارڈ بنائیں ابھی رحمن ملک صاحب سے پوچھا کہ آپ نے یہ جو سارے لائسنس ایشو کیے ہیں ۔ یہ کہاں اس کا ریکارڈ ہے ۔ اب دیکھیں لائسنس ایشو کیسے ہوتا ہے ۔ چیک بک کی طرح کا وہ کتابچہ ہوتا ہے ۔ وہ پن لگاتے ہیں زبان بھی مارتے ہیں اس کے اوپر وہ لکھ دیتے 32 بور یہ سائن مارا اور یہ جی آپ کو آپ کو مبارک ہو ۔ کوئی کمپیوٹرائز سسٹم ہو نادرا کی طرح کا کہ وہ گن پکڑی جائے کہیں اس کا سیریل نمبر ہو اس کا کوئی correspond کرے وہ چیک اپ کرے ۔ اتنی دفعہ ہوا ہے یہ پولیس میں اتنے پرچے دائر ہوتے ہیں گنز ہوتی ہیں چھ لائسنس ہوتے ہیں چھ لیکن کوئی لائسنس گن کے ساتھ کوئی correspond نہیں کر رہا ہوتا ۔ اب جن گنز کو لائسنس ایشو ہوتا ہے واللہ و عالم وہ گنز کہاں ہیں اور یہ گنز جو لے کر پھر رہے

ہیں ان کے اب لائسنسز کبھی ایشو ہوئے بھی نہیں ہیں ۔ اور یہ ایشوز ہیں برائے مہربانی اس پر ذرا فوکس کیا جائے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حنان علی عباسی ۔

جناب حنان علی عباسی : میں نے صرف یہ کہنا ہے کہ یہ جو حالیہ نظام ہے اسلحہ لائسنس دینے کا یہ معاشرتی جارحیت کا ایک کوٹہ ہے جو ایم این ایز کو تفویض کیا گیا ہے جن کا کام اصل میں قانون سازی ہے اور ان کو معاشرتی سطح پر یہ کو یہ کوٹہ دے دیا گیا ہے کہ وہ معاشرے میں دہشت پھیلائیں ۔ اور ساتھ ہی میں کہنا چاہ رہا ہوں کہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ملک میں بالا دست کا قانون ہے قانون کی بالا دستی نہیں ہو رہی ہے ۔ یہ جو سرکاری گولیاں چلانے کی ایک سرکاری اجازت نامہ دیا گیا ہے ۔ اور ذوالفقار مرزا صاحب جو بات کرتے ہیں اسلحہ کے پھیلاؤ کی ۔ میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ وہ دو روپے کی روٹی تو دے نہیں سکے پانچ روپے کا قلم تو صوبے کو دے نہیں سکے اور مفت جو ہے امن کے فروغ کی بات تو وہ کر نہیں سکے اور لاکھوں روپے کے اسلحہ کی فراہمی کی وہ بات کرتے ہیں ۔ اور اس کے علاوہ یہ انتہائی شرمناک بات ہے میں conclude کروں گا اس مثال کے بعد کہ آپ دیکھیں کہ آپ کا ایک ایم این اے جو sitting MNA اور ایکس منسٹر ہے وہ اسلحہ کی نمائش کر رہا شیخوپورہ کے اندر ۔ یہ انتہائی شرمناک بات ہے کہ سینکڑوں لوگوں نے اسلحہ اٹھایا ہوا ہے ممنوعہ بور کے ۔ اور وہ آپ کے چیلنج دیکھا رہے ہیں اور یہ دہشت کے اسباب جو ہیں ان سے connect ہیں کہ لوگ مارے گے جب ان کے پاس بھوک ہوگی اور ان کے پاس پستول بھی ہو گا ۔ تو وہ لوگوں کو ماریں گے اور دہشت کے اسباب کے خاتمے کے لیے اس کو بالکل strictly punish کیا جائے ۔ اور ساتھ ہی جو قومی سطح پر ایک مہم چلائیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شکریہ حنان صاحب۔ میرا خیال میں ۔

جناب حنان علی عباسی؛ میں Idea share کر رہا ہوں کہ ایک قومی سطح پر جو مہم سٹارٹ کی جائے اسلحے کی وصولی کی کہ جس میں وزارت اطلاعات کو یہ اس slogan کے تحت کہ

اسلحہ سے انکار ۔زندگی سے پیار۔

اور اس کے تحت جو ہے اسلحہ وصول کیا جائے اور اس میں تمام پولیٹیکل پارٹیز کو involve کیا جائے ان کے جو heads ہیں ان کو involve کیا جائے ان کے پولیٹیکل ورکرز کو یہ تلقین کی جائے کہ وہ اسلحہ جو ہے وہ جمع کروائیں اور تاکہ معاشرہ جو ہے وہ سدھر سکے اور پرامن تبدیلی کا خواب جو ہے وہ شرمندہ تعبیر ہو سکے ۔ بہت بہت شکریہ ۔

جناب ڈپٹی سپیکر، سلیم صاحب صرف ایک جملے کے لیے ۔

جناب محمد سلیم ، شکریہ جناب سپیکر آپ نے مجھے ٹائم دیا ۔ میں آپ سے عرض یہ کرنا چاہوں گا کہ ایک بندہ صبح سے دس مرتبہ جس topic پر بات کر رہا ہے گیارھویں مرتبہ بھی آپ اسے ہی موقع دے رہے ہیں ۔ اگر ریزولیوشن آگے سے آتی ہیں اپنا نام لکھ دیتے ہیں تو ایسی بات ہے تو کل سب سے آگے پہلی کرسی میں رکھ کر بیٹھوں گا ۔سب کو موقع دیا جائے میں صبح سے تین ریزولیوشن کے لیے نام لکھا ہوا ہے ۔ میرا نام نہیں لیا گیا ظہور صاحب نے بھی لکھا منظور شاہ صاحب نے لکھا ان کا بھی نہیں آیا ۔ سب نے لکھا کسی کا نام نہیں آیا ۔ آپ ایک بندے کو دسویں مرتبہ گیارھویں مرتبہ موقع دے رہے ہیں ۔ کسی اور کے بھی پوائنٹ سنیں وہ کہنا کیا چاہتا ہے ۔ اب میں اپنے topic کی طرف آتا ہوں ۔ میں اسلحہ پر بات کروں گا پاکستان میں اسلحہ دو طرح کا ہے ۔ ایک وہ ہے

جو چند لاکھ اسلحہ رجسٹرڈ ہے جو رجسٹرڈ نہیں ہے وہ تو کروڑوں میں ہے ۔ اسلحہ آتا کہاں سے اب یہ دیکھیں ۔ چند جو اسلحے ہیں تو رجسٹرڈ کروا لیے ہیں ۔ آپ دیکھیں مختلف ایریاز میں کراچی میں مختلف ایریاز میں باہر سے اسلحہ آ رہا ہے بارڈر سے ۔ اور دس محرم والے دن کراچی میں وزیر داخلہ نے جب بم بلاسٹ ہوا پرابلم ہوا یوم عاشورہ والے دن اسلحے کے استعمال کی اجازت نہیں دی گئی رنجیرز کو کیوں نہیں دی گئی کہ جو مخالفین تھے ان کے پاس اتنا بڑی تعداد میں اسلحہ موجود تھا اگر یہاں سے فائر کھولا جاتا ادھر سے گولی چلنی تھی وہاں سے گرنیڈ آنا تھا ۔ اس وجہ سے گولیاں چلیں اور اس کی وزیر داخلہ صاحب نے اجازت نہیں دی ۔ اور ایک اور میں suggestion دینا چاہوں گا کہ شریف معاشرے کا اسلحہ سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ اس لیے جتنے بھی یہاں پر اسلحے کے لائسنس جاری کیے گئے ہیں وہ ختم ہونے چاہیے ۔ اگر پھر بھی اتنی ضرورت پڑتی ہے اسلحے کی تو جس طرح پاکستان میں پنجاب میں نادرا کام کر رہا ہے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر، بہت بہت شکریہ ۔

جناب محمد سلیم، میری ایک suggestion سن لیں آپ کا شناختی کارڈ ہے آپ پورے پاکستان میں جہاں مرضی سے ID Card دیں پوری اس کی لسٹ سامنے آ جاتی ہے ۔ اسی طرح اسلحے کو بھی رجسٹرڈ کیا جائے نادرا کے تھرو۔ آپ دیکھیں کوئی بھی حالات خراب ہوتے ہیں اسلحہ ملتا ہے وہ رجسٹرڈ ہی نہیں ہوتا ۔اگر نادرا کے تھرو رجسٹرڈ ہو گا تو اس پر جہاں پر بھی کوئی حالات خراب ہوں گے اس میں ملے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، بہت بہت شکریہ ۔ No point of order, no point of information. Please order in the House. I will put the

Resolution to the House. اب ووٹنگ کر لیں اس میں آپ کا حصہ ڈل جائے گا۔ لیڈر آف دی اپوزیشن۔

جناب لہراسپ حیات: میں صرف ان کو انفارمیشن دینا چاہوں گا یہ جو فیگرز آئی ہیں خاص طور پر میڈیا پر بھی اور پرائم منسٹر صاحب نے بھی کہا کہ یہ ایک چیک بک دی جاتی ہے اس میں سے وہ لائسنس ایشو کریں ۔ وہ ان میں زیادہ تر جو ہیں وہ لائسنسز نہیں ہیں ۔ وہ پرمٹس ہیں جو special unauthorised bores کے permits ہیں ۔ زیادہ تر unauthorised bores کے permits ہیں وہ ایشو کیے گئے ہیں ۔ اس وجہ سے ان کی گنز کے ساتھ matching نہیں ہوتی ۔ اب ایک بندے کے پاس ایک پرمٹ ہے وہ کسی ٹائم پر بھی وہ کوئی اور گنز اس کے ساتھ match نہیں ہو رہی ہوتیں ۔ اور یہ چیز ہے دوسری چیز یہ ہے کہ ہماری سوسائٹی کے اندر terrorist activities اتنی پھیلپھیل چکی ہیں کہ آپ ان گن سے اب suicide bombers کو کیسے روکیں گے ۔ اگر اس چیز کی rationality authorised permits دینے کی rationality اس چیز میں آتی ہے کہ ہم protection دے رہے ہیں جی اپنے کچھ جو وی آئی پیز ہیں اور کچھ لوگوں کو کچھ پارٹیز کو ۔ تو protection دینے کی بات یہ ہے کہ اب suicide bombers کو آپ کیسے روکیں گے ۔ اب تو سکیل ہی بڑا ہو گیا ہے ۔ اب گولیوں پر تو بات ہی نہیں رہی تو اس کی rationality نہیں بنتی ۔ اب تو جیمبرز جو ہیں وہ کام کرنا بند کر دیتے ہیں اور اس میں بھی suicide bombings اور یہ چیزیں آ جاتی ہیں اب یہ کام گو اسلحہ لائسنس دینے کا نہیں ہونا چاہیے بلکہ یہ ایجنسیز جو ہیں وہ اس کو tackle کریں اور اس پر جو checks رکھیں اور خاص طور یہ backfire کرے گی یہ پالیسی ' permits دینے کی

پالیسی اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا لاء اینڈ آرڈر میں ۔

Mr. Deputy Speaker: Now I will put the Resolution to the House. Order in the House please. Order in the House. All those members in favour of it may say AYES and those against it may say NOES. I think the AYES have it, the AYES have it, the AYES have it and Resolution is adopted. Thank you. Now, the next Resolution is Mr Aurangzeb Khan Zalmay, Ali Inam and Mr Muhammad Irfan. Anyone from you, move the Resolution. Thank you.

جناب محمد سلیم ۔ جناب سپیکر ! اگر ٹیم فکس کر دیا جائے تو زیادہ بہتر ہو گا کیونکہ پہلا بندہ پندرہ منٹ کر لیتا ہے اور آخری بندے کو آپ ایک منٹ کر لیتا ہے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر : پلیز سلیم صاحب آپ بیٹھیں میں یہ رولز اینڈ ریگولیشن بہت دفعہ بتا بھی چکا ہوں لیکن پھر بھی میں آپ کو بعد میں بتاؤں گا کہ کیا ہوتی ہے صورتحال ۔ ٹھیک ہے زلمائی صاحب آپ ۔

جناب اورنگزیب زلمائی ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب ۔ (پشتو شعر) مسٹر سپیکر صاحب اس ایوان میں بیٹھے ہوئے ہر شخص کی میں قدر کرتا ہوں اور کسی سے کوئی ذاتی اختلاف نہیں ہے ۔ جناب سپیکر صاحب جس ریزولیوشن کو ہم پیش کر رہے ہیں وہ ہے NWFP should be renamed as Pukhtoon Khwa, جناب سپیکر صاحب Pakhtoonistan or Afghania. being living in a democratic country, renaming NWFP as Pakhtoon Khwa is

the reasonable demand of Pashtoon ethnic group in Pakistan. Pakhtoons are in majority in NWFP and they have their legal right to change the name of the Province. This perennial desire of all Pakhtoons has been raised at every platform and many resolutions have been passed with the support of majority by the Provincial Assembly. But some of the ethnic groups opposing the name in order to achieve their own political interests. Unfortunately it has been politicised and therefore, it has raised the ethnic and political temperature of the country. The ethnic Pashtoons do not want any further delay in renaming NWFP as Pakhtoon Khwa. Keeping in mind that this very movement of Pakhtoon Khwa is not a successionist movement, but it is for the restoration of ethnic identity like other ethnic groups in the country have their own ethnic identities. The present name of the province does not represent any identity for Pukhtoon ethnic group which is in majority in this very province. If the major ethnic groups do not agree to give identity to ethnic Pukhtoons, then the names of the rest of the provinces should be debated and changed with regard of their geographical location.

جناب ڈپٹی سپیکر صاحب امام ابو حنیفہ رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب

کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس پر نام رکھنا چاہیے اور اگر کوئی بچہ مردہ پیدا ہو جائے تو بھی اس پر نام رکھنا چاہیے ۔ لیکن جناب سپیکر صاحب بہت افسوس کی بات ہے کہ ہمارا کوئی نام نہیں ہے ۔ ہمیں سرحد کے نام سے لوگ پکارتے ہیں سرحد کوئی نام ہے ؟ بہت افسوس کی بات ہے جناب سپیکر صاحب اگر ایک بندے کا نام ہے محمد خان اور کوئی اس کو اللہ دتہ کہے تو کتنا برا لگے گا اس کو وہ کہے گا بھئی میرا اپنا نام ہے ۔ مجھے اپنے نام سے پکارو۔ جناب سپیکر صاحب اگر میں اس ہاؤس کے لیڈر اس کو کہوں کہ رول نمبر 1 تو وہ کہے گا میں رول نمبر 1 نہیں ہوں ۔ میرا اپنا نام ہے رول نمبرا کیا مطلب ۔ تو جناب سپیکر ! ہمیں بھی اپنا نام دینا چاہیے ۔ جناب سپیکر ! پختونخواہ کا مطلب ہے the lands of Pukhtoons یہ لفظ سب سے پہلے ایک Greec Historian تین ہزار سال پہلے استعمال کیا تھا ۔ اس کے بعد شہاب الدین غوری نے اس کو استعمال کیا اس territory کے لیے ۔ اس کے بعد ابدالی بابا نے اس خطے کے لیے پختونخواہ کا word استعمال کیا اور میں نے اس کا ایک شعر بھی ابھی سنایا آپ لوگوں کو ۔ میں تاریخ میں زیادہ نہیں جاتا میں آتا ہوں 1933 میں اس میں اس خطے کے لیے نام استعمال کیا گیا افغانیہ کہ اس خطے کا نام افغانیہ رکھنا چاہیے اب پختونخواہ یا پختونستان استعمال کیا جاتا ہے لوگ اس کی اس کی ڈیمانڈ کرتے ہیں ۔ مسٹر سپیکر ! ہماری پرونشل اسمبلی نے یا Federating unit دو دفعہ یہ ریزولیوشن پاس کی ہے کہ NWFP should be renamed as Pukhtoon Khwa لیکن Center shows continuous hesitation وہ agree نہیں کر رہے ۔ مسٹر سپیکر میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر پرونشل اسمبلی کی ریزولیوشن کی کوئی حیثیت نہیں تو وہاں جتنے بھی ایم پی ایز بیٹھے ہیں تو ان کو فارغ کر دو ۔ ہم کیوں ان کو تنخواہ دیتے ہیں ۔

وہ کس چیز کی تنخواہ لیتے ہیں جب ان کی بات مانی نہیں جاتی ۔ جب ان کی بات پر promulgation نہیں ہوتی تو ان کو ہم تنخواہ کیوں دیتے ہیں ۔ جتنے منسٹرز بیٹھے ہوئے ہیں جتنے ممبرز وہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں ان کو ختم کر دو پروتشل پارلیمنٹ کو ختم کر دو ۔ جناب سپیکر صاحب اس نام کا زیادہ مخالف ہے اب میں اس کی طرف آتا ہوں ۔ اس کا جو زیادہ مخالف ہے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زلمائی صاحب آپ کے پاس دو منٹ اور ہیں ۔ ٹھیک ہے ۔

جناب اورنگزیب زلمائی: جناب سپیکر صاحب آپ مجھے زیادہ ٹائم دیں کیونکہ میں اس کو move کر رہا ہوں ۔ تو میں اس کے in and out سارے بیان کروں تو I think.....

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کے ساتھ جو دوسرے ممبرز ہیں وہ بھی کریں گے ۔ چلیں ٹھیک ہے ۔

جناب اورنگزیب زلمائی: جناب سپیکر اس کا جو زیادہ مخالف ہے وہ پنجاب ہے ۔ پنجاب میں (ن) لیگ (ق) لیگ ۔ جناب سپیکر پنجاب ہمارا بڑا بھائی ہے ہم اس کی respect کرتے ہیں ۔ لیکن انہیں بھی چاہیے کہ اپنے چھوٹے بھائیوں کی بھی عزت کرے ۔ جناب سپیکر ! پنجاب کا نام پانچ دریاؤں کا نام ۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے پانچ دریا پانچ آب ۔ میں نہیں کہتا کہ دو دریا تو اس نے بیچ دیے ہیں اب تین آب رکھنا چاہیے ۔ لیکن بہرحال یہاں پر جو لوگ رہتے ہیں وہ پنجابی ہیں ۔ اس کو پنجابی کہتے ہیں اور یہ پنجابی زبان بولتے ہیں اور یہ اس کی identity show کرتے ہیں پنجاب کی ۔ اگر سرائیکی ہیں وہ نہیں کہتے کہ پنجابی وہ کہتے ہیں ہم پنجابی نہیں ہیں ۔ ٹھیک ہے اگر یہ ہوتا کہ یہ صرف اس علاقہ کے

کسی خاص گروپ کو represent نہیں کرتا تو سرائیکی کیوں نہیں کہتے ہے ہم پنجابی نہیں ۔ وہ بھی کہتے یہ ہم بھی پنجابی ہیں ۔ دوسرا یہ ہے کہ اگر ہم یہاں پنجابی کہیں کوئی ہمیں کہے کہ سرحدی we are not Sarhaddi کیا مطلب سرحدی ؟ کون سے سرحد کے ہم ؟ تو یہ ہماری identity شو نہیں کرتی ۔ اس کے علاوہ جناب سپیکر صاحب ہم پشتونوں نے اس ملک کے لیے بہت قربانیاں دیں ۔ ہمارے بابا خان عبدالغفار خان اس نے 52 سال قید کاٹی ہے ۔ جناب سپیکر صاحب ہم انگریزوں کے خلاف لڑے ۔ یہاں جو لوگ لڑتے تھے اس میں ethnic dispute تھا مسلمان ہندوں کے خلاف ' ہندومسلمانوں نے خلاف ' ہم جو لڑتے تھے ہم آزادی چاہتے تھے اور انگریزوں کے خلاف لڑتے تھے ۔ ہم نے اس ملک کے لیے قربانیاں دیں ہیں ۔ تو اس ملک کو بھی چاہیے کہ ہماری بھی ان قربانیوں کا لحاظ رکھ کر جناب سپیکر صاحب اگر کوئی کہے کہ یہ جو پانچ آب ہے تو میں کہتا ہوں کہ جو انڈیا میں پنجاب ہے وہاں تو پانچ آب نہیں ہے ۔ ان کو کیوں لوگ پانچ آب کہتے ہیں ۔ جناب سپیکر صاحب کچھ لوگ کہتے ہیں اس پر اباسین رکھنا چاہیے ۔ اگر یہ بات ہے تو پنجاب کا نام جہلم رکھنا چاہیے ۔ اس پر پنجاب کیوں ہے ۔ ہمارا حق ہے اگر آپ پنجاب کہتے ہیں تو ہمیں بھی پختونخواہ ' پشتون یا افغانیہ کے نام سے پکارو۔ جناب سپیکر صاحب پنجاب میں سرائیکی بھی ہے میں نے پہلے بھی بات کی۔ سرائیکی by origin بلوچ ہے اپنے آپ کو پنجابی نہیں کہتے ۔ میں دوبارہ اس پر بات کرنا چاہتا ہوں ۔ جناب سپیکر! اگر یہ لوگ کہتے ہیں کہ پنجاب ethnic group کی identity ہے ۔ تو ہمارا بھی حق ہےہمیں بھی دینی چاہیے ۔ یہاں میں ہرکسی کی قدر کرتا ہوں لیکن یہ ہمارا حق ہے ۔ جناب سپیکر صاحب اب میں آتا ہوں وہاں پر ethnic groups ہے جو ہزارہ ہے یا دوسرے ہیں ۔ جناب

سپیکر صاحب دریا آمو سے اٹک تک اور بولان سے چترال تک یہ خطہ پہلے افغانستان کہلاتا تھا ۔ اور یہ تاریخ کہتی ہے جناب سپیکر صاحب یہاں پر جتنے بھی اب لوگ رہتے تھے جتنے بھی ethnic groups ہیں وہ افغانی ہیں ۔ عوام جو ہزارہ میں ہے یا چترال میں ہے یہ افغانی ہیں ۔ اگر یہ کہتے ہیں کہ پختونخواہ یا پختونستان ہماری نمائندگی نہیں ہوتی ۔ ہم افغانیہ رکھتے ہیں ۔ افغانیہ سے یہ اس کی representation ہے ۔ اس کے بعد اگر کوئی یہ کہے کہ افغانیہ افغانستان سے related ہے تو میں یہ کہتا ہوں کہ یہاں جو پنجاب ہے ۔ انڈیا میں بھی پنجاب تھے وہ تو ہمارے دشمن ہیں ۔ پھر یہاں کیوں نام ہے پنجاب ۔ جناب سپیکر صاحب دوسری بات یہ ہے کہ پاکستان میزائل کا نام دیتا ہے کہ ابدالی ' غوری کا نام دیتے ہیں اور ہمیں افغانیہ کا نام کیوں نہیں دیتے ۔ کیا ہے اس میں برا کیا ہے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زلمائی صاحب آپ کے پاس دو منٹ اور ہیں اس کے اندر آپ conclude کریں ۔

جناب اورنگزیب زلمائی : جناب سپیکر صاحب دوسری بات یہ ہے کہ اگر کوئی اسی پر اصرار کرے کہ نہیں سرحد یا این ڈبلیو ایف پی تو میں یہ کہتا ہوں کہ آپ اگر ہمیں حق نہیں دیتے تو آپ بھی اپنے نام پر debate کریں اور اس کو چینج کریں ۔ یہ ہے مغربی صوبہ ' پنجاب کو مغرب رکھ کر بلوچستان کو کوئی مغرب یا شغرب اس کوئی اس کا نام دے ۔ اسی طرح سندھ کو دیں اور جو کوئی کہے کہ وہاں پر اور لوگ بھی ہیں تو میں کہتا ہوں کہ اس ایوان میں ہندو سے بیٹھا ہوا پریم چند سے ۔ وہ کہے گا کہ پاکستان کا نام بھی چینج کرو وہ تو ہماری نمائندگی نہیں کرتا minority ہے ہم democratic country میں رہتے ہیں اور ڈیموکریسی کا کیا ہوتا ہے جو majority ہوتی ہے اس کی اتھارٹی ہوتی ہے اور

وہ جو کہے تو بل یا ریزولیوشن لا سکتے ہیں اور اس کا حق ہے ۔ لیگل حق ہے جناب سپیکر صاحب ۔ اس کے علاوہ اگر اس کے پر بھی وہ نہیں کرتے تو میں یہ کہتا ہو کہ پنجاب کا نام اگر کوئی یہ کہے کہ وہاں پر پختونخواہ ہزارہ یا پختونستان ہزارہ یہ رکھ لے تو پنجاب کو اپنا نام چینج کرنا چاہیے پنجاب سرائیستان سندھ کو سندھ مہاجریستان بلوچ کو بلوچ پختونستان اور پاکستان کا نام بھی تبدیل کرے ۔ جناب میں توڑی سی انفارمیشن دیتا ہوں وہ یہ ہے جناب سپیکر صاحب فاٹا میں بھی پختون ہیں ہم کہتے ہیں کہ پختونخواہ یا جو بھی ہے نام رکھ کر اس رکھ کر اس کے علاوہ جناب سپیکر صاحب ہماری وہاں پر جو آبادی ہے پختون جو رہتے ہیں اس خطے میں وہ ہے 73% سے 75% اور جو نیٹ پر ڈیٹا موجود ہے وہ کہتے ہیں 68% وہاں پر پختون ۔ اس کے علاوہ جو دوسرا ہے بڑا گروپ ethnic group وہ ہے ہندکو سپیکر اور وہ 18% ہے اس کے علاوہ جو سرائیکی ہے وہ 8% ہے ۔ اور اردو سپیکر جو ہیں وہ 2% ہیں ۔ تو ہم majority میں ہیں جناب سپیکر صاحب اور ہم democratic country میں رہتے ہیں اور ہماری majority ہے تو کسی کوئی اختلاف نہیں ہونا چاہیے یہ ہمارا حق ہے اورہمیں اپنا نام دینا چاہیے ۔ جناب سپیکر صاحب میں یہ کہتا ہوں کہ ہم پانچ ہزار سال سے پختون ہیں ۔ چودہ سو سال سے ہم مسلمان ہیں اور تریسٹھ سالوں سے' ہم پاکستانی ہیں ۔ تو how I can lose my five thousand years identity میں کس طرح پانچ سالوں کی identity کو بھول جاؤں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر : بہت بہت شکریہ ۔ The Session is adjourned till 1.50 p.m.

The Session was adjourned till 1.50 p.m.

(کھانے کے وقفہ کے بعد)

(اس موقع پر تلاوت قرآن پاک ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر ، آنریبل ممبرز آج ہماری یہ خوش بختی ہے کہ آج ہمارے درمیان اویس احمد غنی صاحب موجود ہیں ۔ جو پاکستان کے معرف سیاسی اور انتظامی شخصیت ہیں ویسے تو ان کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ۔ لیکن میں آپ کو ان کا ایک بریف introduction کرواتا چلوں ۔ Mr Owais Ahmed Ghani is the Governor of the North West Frontier Province of Pakistan since January 2008. And has previously governed the Province of Baluchistan for four and a half year.

Mr Owais Ghani obtained his earlier education in Peshawar and is FSc (Pre-Engineering) from the Edward College . And then BSc in Mechanical Engineering from the Peshawar University. He worked as a Provincial Minister for Industries, Trade, Minerals, Labour, IT and Transports from November 5, 1999 to January 4, 2002. And as Federal Minister for Labour, Manpower, Overseas Pakitanis; Local Government and Zakat from January to November 2002.

آج ہمارے درمیان اویس غنی صاحب موجود ہیں اور ہمیں reviting Pakistan's policy on terrorism پر اپنی مدلل گفتگو سے ہمیں مزین فرمائیں گے ۔ جناب اویس غنی صاحب آپ روسٹرم پر تشریف لے جائیں گے یا یہاں سے ہی بات کریں گے جیسے آپ بہتر سمجھیں ۔

جناب اویس احمد خان غنی ، جیسے آپ حکم فرمائیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر، روسٹرم میرے خیال میں ٹھیک ہے ۔ آپ کے لیے جو آسانی ہو ۔

جناب اویس احمد خان غنی : بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ I believe I am not a Parliamentarian, but I have learnt that in the Parliament you are not supposed to address the members directly, you have to address the Speaker. So Mr Speaker, let me first thank you and thank the PILDAT for this very interesting initiative of the Youth Parliament, I have heard about it and I was very curious. And whatever little I have heard about it about the details, I think it is a very very valuable initiative. میں سپیکر صاحب سے پوچھ رہا تھا what language, he said Urdu or English or mixed, it's upto you. So mix کرتا رہا ہوں میں تھوڑی بہت ۔ Revisiting Pakistan's Policy on Terrorism, that is the subject before me. Frankly speaking, I have not prepared and I found that it's better to come and speak without preparation because then you speak from the heart rather than whatever you put on paper. So I intend to do exactly that I speak from the heart. I just asked, I said this is the Parliament and we have a press gallery and official reporters, I believe they are part of this Parliament. But I am told that the media,

the lines of camera over there are for real because we have Geo and everybody. And that may or may not put a constraint on me. Nevertheless, I will try to speak my mind on this. I have two three things before I start I would like to clarify. Number one whatever I am going to say over here, are my views, my considered views, based on my experinece in Government over the past ten years. They do not necessarity reflect

Government's policy. Certainly not in its entirety.

Something about myself, to make you understand, the background that I come from and understand, maybe it will help you understand the views that I am going to express over here. I am not a politician, I am not a diplomat, I am not a civil service officer, I am professional mechanical engineer with twenty eight years in industry. And I am a good mechanical engineer, I can claim that much.

And I don't know what I am doing here for the past ten years in these positions. It all happened in October 1999 when there was a military government came in and the problems with military governments are that they have an issue of legitimacy, and they vis-a-vis the elected political governments, to make up for that lack of legitimacy, they try

and deliver better governance, you must have heard a lot about governance so that they can tell the people, look alright, we are not legitimate but here is, we give better performance, that is a compulsion or a handicap whatever you may call it. And for that purpose, what they do is that they select technocrats with some track record for their cabinets whether provincial or federal and try to give better governance. This is the history of Pakistan. In that, somehow, in the list, without my knowing

جیسے وہ کہتے ہیں کہ probably on the shortlist my name was therein

he will be the Provincial وہ قسمت پڑی ہمارے نام پہ نکل آئی ۔ کہ

Minister for Industries, Commerce, Mineral Development, Science and Technology and Transport and etc etc, Labour Welfare etc. So I probably was the one Minister with the maximum of portfolios. I spent two years in Peshawar in the Provincial Cabinet. I must have done reasonably well because two years after that I was kicked upstairs, I was selected as the Federal Minister for Labour and when Marhoom Umar Asghar Khan resigned from that seat and I was selected. So I was there for a year almost and after that we had elections 2002, I refused offers for you know contesting elections, I said this is not my cup of tea, refused suggestions that I try and become a

Senator, I said again not my cup of tea, I went back. Six seven months later, I was asked to come in and take on the assignment of Governor Baluchistan. I was there for four and half years and then one day I was asked to come over to Peshawar. So I stepped out from one Governor House and entered another one. I have been here now in this assignment for two years.

Why I have attempted to explain to you this background is because I bring myself to you and bring to you a totally unbiased, unprejudiced point of view of whatever I have experienced over the past ten years. And I hope to do it as truthfully as possible.

Now, we talk about the situation in the country, the phenomen of terrorism and violence that we are facing. I have just got a few points in front of me, I will speak from that.

Let me once more emphasise that whatever I say here, are my own views. And they do not, I repeat, and I do say this for the media over there, they do not reflect Government policy.

Ladies and Gentlemen, sorry Mr Speaker, understand, every country, every nation has its own frame of

reference from which it view issues and problems that are confronted. Every nation has it and every other nation must understand the other nation's frame of reference. Pakistan has its own frame of reference from which it views the current situation and it has been viewing the situation in the region. And it has its own interests. And we do not expect any other country or nation in the world to view things from our frame of reference. They should not have that expectation from us. And they must understand why we approach or have a point of view or opinion on certain issues.

The issue of terrorism, we have heard a lot about it over the past seven eight ten years, there have been various views expressed in the press, in the media, on the electronic media. Without sounding pompous I don't want to sound pompous. But generally, the views expressed are simplistic, they have a very narrow focus. ' And we hear, you know, people picking up a single issue and saying that's the solution. For example some say eliminate the Taliban, the problem is solved. Some say the US must leave Afghanistan region and the issues will resolve themselves. Others say you dialogue with them, with the militants and terrorists and that's the solution, military

operations are not the solutions. Some people say that. Some people say O it is poverty, others say no, it is lack of education , it's Madrassas, reform the Madrassas and the things will disappear, eradicate poverty. Some wants to say, it's poor governance. And if you improve the administration, governance, the issue will resolve itself.

Ladies and gentlemen of this House, I would like to state here that the issue is far more complex, it's more complicated than we see it. And it is multi-dimentional. And to understand the issue, we must understand the various dimensions of the two. There is a global dimension, then there is a regional dimension, then there is a local national dimension of Pakistan. And we must understand that. And I will attempt to briefly place before you these theree or four dimensions as I have seen it, I have experienced it over the past ten years.

The reality is that we all live in a world of competing nations states, this is the reality. I am going to attempt to place before you the canvass in which all these issues and policies and incidents are played out. The canvass is that we live in a world, the real world of nation states who

are competing with each other for furthering their own interests . And when one nation is able to further its interests , remember it is always at the expense of another nation . Somebody has to pay for that. There is the real world. There is no such thing where everybody prospers or everybody improves. Somebody or other has to pay for that price and this is a sad fact, it is a reality.

Pakistan, which is also a nation state, has to play this game of competition according to the rules set by the rest of the world. Pakistan has not made these rules. But living in this world, we have to play by this set of rules. And there is no other way out for us.

There is a lot of talk about globalisation now-a-days , and a global village and all that. It is my considered view that globalisation , global village , all these are also a tool developed by various nation states , especially the more powerful ones and the more richer ones, then larger ones to further their own interest in this geo-political game. And the quest is for every nation, there is a quest for domination , for progress and prosperity where others have to pay for that . Please understand now.

I will concede here that globalisation is yes beneficial, but beneficial in a very narrow sense, globalisation of trade is beneficial, certainly, because trade is always a two-way affair. Whenever you trade in the real sense, trade benefits both parties. It's like you go to the market and you want a kilo of potatoes, you part with your money, that's what you pay and you gain a kilo of potato Sir. Both sides have prospered. So from that point of view, globalisation of trade is beneficial, yes. Although it must be controlled because people do, especially the more richer parties do tend to exploit even the trade balance in their favour. However, what I want to emphasise here that why we should accept and we should support globalisation of trade, but globalisation of culture, globalisation of geo-politics is something we have to be very very careful about it. Because right now, you see many people, they confuse these issues. When they talk about globalisation

ملزوم and لازم of trade, they also go for, they think that it is that there must be globalisation of culture. There must be globalisation of politics and political systems. I would like to sound a note of caution over there.

There is no wisdom, ladies and gentlemen, in

imitating what others, we level as progressive nations, are doing or advanced nations are doing. Because remember one thing, that what we try to imitate now is their present state of affairs where they have reached the top, and we do see signs of decline. We see other nations coming up.

6afeb06 کالوڈ بانی